از عدالت اعظمیٰ

رام پدراتھ مہتو

بنام

مشری سنگھ ودیگر

(پی۔بی۔گجیندرا گڈکر، اے۔کے۔سرکار اور
کے۔این۔وانچو، جسٹسز)

الیکشن - نااہلی-اناج کے ذخیرے کے لیے حکومت کے ساتھ معاہدہ چاہے وہ گورنمنٹ-عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (43 آف 1951) دفعہ 7 (ڈی) کے ذریعے کی جانے والی خدمات کی کارکردگی کے لیے ہو۔

اپیل کنندہ ایک مشترکہ ہندو خاندان کا رکن تھا جو حکومت بہار کے ساتھ معاہدے کے تحت اناج کے سرکاری ذخیرہ اندوزوں کا کاروبار کرتا تھا۔ بہار قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کے لیے ان کی نامزدگی اس بنیاد پر مسترد کر دی گئی کہ انہیں عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 7 (ڈی) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا، کیونکہ وہ بہار حکومت کی طرف سے کی جانے والی خدمات کی کارکردگی کے معاہدے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ حکومت کی طرف سے لی گئی خدمت اناج کی سپلائی اسکیم کے تحت اناج کی فروخت تھی اور معاہدہ اس طرح کے اناج کی فروخت کے لیے نہیں تھا اور اس میں دفعہ 7 (ڈی) کی دفعات شامل نہیں ہیں۔

قرار دیا گیا کہ معاہدہ حکومت کی طرف سے کی گئی کسی بھی خدمت کی کارکردگی کے لیے نہیں تھا اور اپیل کنندہ کو دفعہ (7) کے تحت نااہل نہیں کیا گیا تھا۔ ضمانت کا معاہدہ جس نے بیلی پر اپنے گوداموں میں اناج کو ذخیرہ کرنے اور ذخیرہ کرنے کی ذمہ داری عائد کی تھی، اناج کی فروخت کی خدمت کے مقصد کے لیے معاہدہ نہیں تھا جو حکومت نے کیا تھا۔ حکومت نے اناج کی فراہمی کا کام شروع کیا تھا لیکن معاہدہ اناج کی فراہمی کے لیے نہیں تھا۔

این۔ ستیہ ناتھن بنام کے۔ سبرامنیم، (1955) 2 ایس۔ سی۔ آر۔ 83 اور وی۔ وی۔ راما سوامی بنام الیکشن ٹریبونل، ترونیل ویلی، (1933) 8 ای۔ ایل۔ آر۔ 233، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: دیوانی اپیل نمبر 388 آف 1960۔

1958 کی انتخابی اپیل نمبر 10 میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 3 فروری 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ایس پی ورما، اپیل کنندہ کے لیے۔

ایل کے جھا اور ڈی گوور دھن، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

ایل کے جھا اور کے۔ کے۔ سنہا، مدعا علیہ نمبر 2 کے لیے۔

17 / نومبر 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جسٹس گجیندر گڈکر۔ کیا اپیل کنندہ رام پدرتھ مہتو عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 7 (ڈی) کے تحت بہار مقنّنہ کی رکنیت کے لیے نااہل قرار دیا گیا ہے؟ یہ وہ مختصر سوال ہے جو خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل میں ہمارے فیصلے کے لیے پیدا ہوتا ہے۔ اپیل کنندہ ریاستی مقنّنہ کے لیے بہار کے ضلع دربھنگہ کے دل سنگھ سرائے حلقے کے امیدواروں میں سے ایک تھا۔ مذکورہ حلقہ ایک ڈبل ممبر حلقہ ہے؛ اسے دو اراکین کا انتخاب کرنا ضروری تھا، ایک عام کے لیے اور دوسرا بہار قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست ذاتوں کے لیے مخصوص نشست کے لیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ حلقے نے 19 جنوری 1957 کو رائے دہندگان سے اراکین کا انتخاب کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ 29 جنوری 1957 کو کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ نے 28 جنوری 1957 کو اپنا کاغذات نامزدگی داخل کیا اور اگلے دن سات دیگر اراکین نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔ یکم فروری 1957 کو، اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ کاغذات نامزدگی کو ریٹرننگ آفیسر نے دو بنیادوں پر مسترد کر دیا تھا۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ اپیل کنندہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کا انسپکٹر ہونے کے ناطے مادی وقت پر سرکاری ملازم تھا اور اس لیے اسے انتخاب میں کھڑے ہونے کے لیے نااہل قرار دیا گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی پایا کہ اپیل کنندہ ایک مشترکہ اور غیر منقسم ہندو

خاندان کا رکن تھا جو حکومت بہار اور مشترکہ خاندان کی ایک فرم جسے نیمی مہتن بسوندیال مہتو کے نام سے جانا جاتا ہے، کے درمیان معاہدے کے تحت اناج کے ذخیرے کے طور پر حکومت کا کاروبار کرتا تھا۔اس کے بعد انتخابات باضابطہ طور پر ہوئے،اور جواب دہندگان 1 اور 2، مسٹر مشری سنگھ اور مسٹر بلیشور رام کو بالترتیب عام اور مخصوص نشست کے لیے باضابطہ طور پر منتخب قرار دیا گیا۔اس انتخاب کی صداقت کو اپیل کنندہ نے اپنی 1957 کی انتخابی پٹیشن نمبر 428 کے ذریعے چیلنج کیا تھا۔اس درخواست پر انہوں نے باضابطہ طور پر منتخب ہونے والے دو امیدواروں اور انتخابات میں حصہ لینے والے پانچ دیگر امیدواروں کو شامل کیا۔الیکشن ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ نے استدعا کی کہ وہ اس وقت حکومت بہار کی ملازمت میں نہیں تھا۔انہوں نے نشاندہی کی کہ انہوں نے 13 جنوری 1957 کو اپنے عہدے سے استعفی دے دیا تھا،اور 25 جنوری 1957 کو ان کا استعفی قبول کر لیا گیا تھا،جس کے بعد انہیں بعد کی تاریخ سے اپنے عہدے سے فارغ کر دیا گیا تھا۔انہوں نے یہ بھی دعوی کیا کہ ان کے خاندان میں تقسیم تھی اور زیر بحث معاہدے میں ان کا کوئی حصہ یا دلچسپی نہیں تھی۔متبادل طور پر یہ دلیل دی گئی کہ یہاں تک کہ اگر اپیل کنندہ کو مذکورہ معاہدے میں دلچسپی ہے تو یہ ایکٹ کی دفعہ 7 (ڈی) کی شرارت میں نہیں آتا ہے۔ان درخواستوں کو مدعا علیہان 1 اور 2 نے منتقل کیا جنہوں نے اپیل کنندہ کی انتخابی درخواست کو چیلنج کیا۔

الیکشن ٹریبونل نے پایا کہ درخواست گزار جس دن اپنا کاغذات نامزدگی داخل کیا تھا اس دن وہ سرکاری ملازم نہیں تھا،اور اس لیے اس کے مطابق ریٹرننگ آفیسر نے اس بنیاد پر اپنا کاغذات نامزدگی مسترد کرنا غلط تھا کہ وہ مادی وقت پر سرکاری ملازم تھا۔الیکشن ٹریبونل نے اپیل کنندہ کے اس کیس کو مسترد کر دیا کہ خاندان میں تقسیم تھی،اور فیصلہ دیا کہ متعلقہ وقت پر اپیل کنندہ مشترکہ ہندو خاندان کا رکن رہا جس نے حکومت بہار کے ساتھ زیر بحث معاہدہ کیا تھا۔تاہم،اس کی رائے میں، مذکورہ معاہدے کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ماننا ممکن نہیں تھا کہ اپیل کنندہ کو دفعہ 7 (ڈی) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا،اور اس لیے یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ریٹرننگ آفیسر نے اس بنیاد پر بھی اپیل کنندہ کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کرنے میں غلطی کی تھی۔نتیجے میں ٹریبونل نے انتخابی درخواست کی اجازت دے دی،

اعلان کیا کہ کاغذات نامزدگی کونامناسب طور پر مسترد کر دیا گیا ہے، اور یہ کہ مقابلہ کرنے والے دو جواب دہندگان کا انتخاب کالعدم ہے۔

اس فیصلے کے خلاف دومد مقابل مدعا علیہان نے پٹنہ میں ہائی کورٹ میں دو اپیلیں دائر کیں (1958 کی انتخابی اپیل نمبر 9 اور 10)۔ ہائی کورٹ نے ٹریبونل کے اس نتیجے کی تصدیق کی ہے کہ اپیل کنندہ اس وقت سرکاری ملازم نہیں تھا۔ اس نے ٹریبونل کے اس نتیجے سے بھی اتفاق کیا ہے کہ متعلقہ وقت پر اپیل کنندہ غیر منقسم ہندو خاندان کا رکن تھا۔ تاہم، معاہدے کی تعمیر پر، یہ ٹریبونل کے ذریعہ اپنائے گئے نقطہ نظر سے مختلف ہے، اور اس نے فیصلہ دیا ہے کہ مذکورہ معاہدے کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو ایکٹ کی دفعہ 7 (ڈی) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا۔ یہ نتیجہ لامحالہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اپیل کنندہ کا کاغذات نامزدگی مناسب طریقے سے مسترد کر دیا گیا تھا۔ اس نظریے پر ہائی کورٹ نے اس بات پر غور کرنا ضروری نہیں سمجھا کہ آیا ٹریبونل نہ صرف مدعا علیہ 1 بلکہ مدعا علیہ 2 کے انتخاب کو بھی کالعدم قرار دینے میں درست تھا۔ یہ ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے اور اس کی طرف سے جو سوال اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچنے میں غلطی کر رہی تھی کہ اسے دفعہ 7 (ڈی) کے تحت نااہل قرار دیا گیا تھا۔ اس سوال کا فیصلہ فطری طور پر بنیادی طور پر زیر بحث معاہدے کی تعمیر اور اثر پر منحصر ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 7 میں پارلیمنٹ یا ریاستی قانون سازوں کی رکنیت کے لیے نااہلی کا التزام ہے۔ دفعہ 7 (د)، جیسا کہ یہ اس مادی وقت پر کھڑا تھا اور جس سے ہمارا موجودہ اپیل میں تعلق ہے، فراہم کرتا ہے کہ ایک شخص کو کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے رکن کے طور پر منتخب ہونے اور ہونے کے لیے نااہل قرار دیا جائے گا، اگر وہ خود یا کسی شخص یا افراد کے ادارے کے ذریعے اس کے لیے یا اس کے فائدے کے لیے یا اس کی وجہ سے، مناسب حکومت کو سامان کی فراہمی، یا کسی کام پر عمل درآمد یا کسی بھی خدمات کی انجام دہی کے معاہدے میں اس کا کوئی حصہ یا مفاد ہے۔ ہائی کورٹ اور ٹریبونل کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے مشترکہ نتائج پر اب اس بات پر اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ اپیل کنندہ کو زیر بحث معاہدے میں دلچسپی ہے؛ تاکہ دفعہ 7 (ڈی) کا پہلا حصہ مطمئن ہو۔ ہائی کورٹ نے پایا

ہے کہ معاہدہ دفعہ 7 (ڈی) کے آخری حصے کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے کیونکہ ہائی کورٹ کے مطابق بہار کی حکومت نے بہار کے باشندوں کو اناج کی فراہمی کی خدمت انجام دینے کا کام شروع کیا تھا اور اپیل کنندہ کے خاندان کی فرم نے مذکورہ خدمات کی کارکردگی کے لیے معاہدہ کیا تھا۔ دفعہ 7 (ڈی) کے آخری حصے میں کہا گیا ہے کہ مناسب حکومت نے کچھ مخصوص خدمات انجام دینے کا کام شروع کیا ہے، اور ایسی خدمات کی کارکردگی کے لیے ہی معاہدہ ایک شہری نے کیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، اگر کسی شہری نے مذکورہ حکومت کی طرف سے کی جانے والی خدمات کی کارکردگی کے لیے مناسب حکومت کے ساتھ معاہدہ کیا ہے تو وہ دفعہ 7 (ڈی) کی درخواست کو راغب کرتا ہے۔ یہ شق لامحالہ دو سوالات اٹھاتی ہے: مناسب حکومت کی طرف سے کون سی خدمات انجام دی جاتی ہیں؟ کیا مذکورہ خدمات کی کارکردگی کے لیے معاہدہ کیا گیا ہے؟

اس مرحلے پر معاہدے کی مادی شرائط پر غور کرنا ضروری ہے۔ یہ معاہدہ 8 فروری 1956 کو بہار کے گورنر کے درمیان کیا گیا تھا جسے فرسٹ پارٹی کہا جاتا ہے اور وہ فرم جسے سیکنڈ پارٹی کہا جاتا ہے۔ معاہدے کی تمہید سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے فریق کو حکومت کی اناج کی فراہمی کی اسکیم کے مطابق ضلع دربھنگہ میں فروخت کے لیے اناج کا ذخیرہ اور ذخیرہ کرنا پڑتا تھا جس کے لیے انعام کے لیے ایک مناسب محافظ اور بیلی ضروری تھا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسرے فریق نے اناج کے اس طرح کے ذخیرے کا ایسا محافظ اور بیلی بننے کے لیے درخواست دی تھی کہ پہلا فریق دوسرے فریق کو ایک گانٹھ میں یا وقتاً فوقتاً شرائط پر اور معاہدے کے تحت واضح طور پر بیان کردہ انداز میں فراہم کرے گا، یا جو لازمی طور پر مضمر ہو۔ معاہدے کی شق 1 میں کہا گیا ہے کہ دوسرا فریق، پہلے فریق کی ہدایت پر، ریلوے ویگنوں سے یا کسی بھی جگہ سے اناج لے گا جیسا کہ پہلے فریق کی ہدایت پر؛ اس کے بعد دوسرے فریق کو اناج کو دل سنگھ سرائے میں اپنے گودام میں ذخیرہ کرنا پڑتا تھا اور پہلے فریق کی طرف سے منظور شدہ دوسرے فریق کے گودام میں یا پہلے فریق کی ہدایت کے مطابق کسی دوسری جگہ وزن کرنے کے بعد اسے پہلے فریق کو دوبارہ پہنچانا پڑتا تھا۔ اناج کی نقل و حرکت دوسرے فریق کو خود یا پہلے فریق کے مقرر کردہ ٹرانسپورٹ ٹھیکیدار کو کرنی پڑتی تھی۔ شق 2 دوسرے فریق پر رجسٹر کو برقرار رکھنے اور اکاؤنٹس رکھنے کی ذمہ داری عائد کرتی

ہے جیسا کہ اس کے تحت مقرر کیا گیا ہے۔ شق 3 کے تحت دوسرے فریق نے ایسے اسٹاک اور ادارے رکھنے کا عہد کیا جو اس کے اپنے خرچ پر ضروری ہوں۔ شق 4 نے دوسرے فریق پر اناج کے ذخیرے کی حفاظت کرنے یا نقصانات کی تلافی کرنے کی ذمہ داری عائد کر دی سوائے اس کے جو اس کے بعد فراہم کی گئی ہو۔ شق 5 سے 8 ہمارے مقصد کے لیے مادی نہیں ہیں۔ شق 9 میں کہا گیا ہے کہ دوسرا فریق 5,000 روپے کی رقم جمع کرائے گا۔ بچت بینک کھاتے میں جو ضلع مجسٹریٹ، دربھنگہ کو گروی رکھا گیا ہے، اور شق میں بیان کردہ دیگر شرائط کی تعمیل کرتا ہے۔ شق 10 دوسرے فریق کے معاوضے سے متعلق ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پہلا فریق اس معاہدے میں کیے گئے کام کے لیے دوسرے فریق کو روپے کی شرح سے معاوضہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اناج کی تھوک فروخت کے لیے حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً مقرر کردہ شرح پر شمار کردہ فرسٹ پارٹی یا اس کے ایجنٹ کے احکامات یا ہدایات کے تحت اسٹاک کی قیمت پر 1 فیصد منتقل یا اس کی تحویل سے لے لیا گیا۔ شق میں مزید کہا گیا ہے کہ دوسرے فریق کو کوئی معاوضے کی ادائیگی نہیں کی جائے گی اگر پہلا فریق معاہدے کے خاتمے کی وجوہات کی بنا پر دوسرے فریق کے پاس موجود پورے بقایا اسٹاک کو سنبھال لے۔ باقی شقوں کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ معاہدہ شرائط میں ضمانت کا ہے۔ ریاستی حکومت اناج کے ذخیرے اور ذخیرہ کرنے کا کام کسی نگران یا بیلی کو سونپنا چاہتی تھی۔ اس لیے اپیل کنندہ کی فرم نے درخواست دی اور بالآخر اسے بیلی مقرر کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس معاہدے کے ذریعے فرم نے ریاستی حکومت سے تعلق رکھنے والے اناج کو ذخیرہ کرنے اور ذخیرہ کرنے کا کام شروع کیا ہے؛ اور اگر یہ معقول طور پر مانا جا سکتا ہے کہ موجودہ معاملے میں ریاستی حکومت کی طرف سے کی جانے والی خدمت اناج کو ذخیرہ کرنے کی تھی تو زیر بحث معاہدہ واضح طور پر دفعہ 7 (ڈی) کی دفعات کو راغب کرے گا۔ مسٹر ورما، تاہم، دعوی کرتے ہیں کہ ریاستی حکومت کی طرف سے کی جانے والی خدمت اس کی اناج کی فراہمی کی اسکیم کے تحت اناج کی فروخت ہے؛ اور وہ دلیل دیتے ہیں کہ جب تک معاہدہ یہ ظاہر نہیں کرتا ہے کہ یہ مذکورہ سامان کی فروخت کے لیے تھا تب تک یہ دفعہ 7 (ڈی) کی دفعات کو راغب نہیں کر سکتا۔ بدقسمتی سے ریاستی حکومت کی طرف سے اناج کی

فراہمی کے لیے اپنائی گئی اسکیم الیکشن ٹریبونل کے سامنے پیش نہیں کی گئی ہے، اور اس لیے ریاستی حکومت کی طرف سے لی جانے والی خدمات کی قطعی نوعیت اور حد کا تعین صرف زیر بحث معاہدے کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ معاہدہ اناج کے ذخیرے اور ذخیرہ کرنے سے متعلق ہے جسے ریاستی حکومت بہار کے باشندوں کو فروخت کرنا چاہتی تھی؛ لیکن کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ اناج کا ذخیرہ اور ذخیرہ سامان کی فروخت کا اتنا لازمی یا لازمی حصہ تھا کہ اناج کے ذخیرے اور ذخیرہ کرنے کے معاہدے کو لازمی طور پر ان کی فروخت کا معاہدہ سمجھا جانا چاہیے؟ ہماری رائے میں، اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے کہ اناج کا ذخیرہ اور ذخیرہ ریاستی حکومت کی طرف سے اپنائی گئی سپلائی اسکیم کا اتنا ضروری اور لازمی حصہ دکھایا گیا ہے۔

نظریاتی طور پر اناج کو ذخیرہ کرنے اور ذخیرہ کرنے کو اناج کی فروخت کی اسکیم کو انجام دینے کے مقصد کے لیے ضروری نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ ریاستی حکومت کے لیے یہ ممکن ہوگا کہ وہ ایسی اسکیم اپنائے جس کے تحت ریاستی حکومت کو ان کو ذخیرہ کیے بغیر سامان کی فراہمی کی جا سکے؛ اور اس لیے اناج کو ذخیرہ کرنے اور ذخیرہ کرنے کا کام بعض صورتوں میں اس اسکیم کے لیے اتفاقی ہو سکتا ہے نہ کہ اس کا لازمی حصہ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ معاہدے کے تحت سامان کی فروخت کبھی بھی فرم کے گودام میں نہیں ہونی تھی۔ اسے ہمیشہ دوسرے فروخت کے مراکز یا دکانوں پر ہونا پڑتا تھا؛ اور اس طرح، سامان کے ذخیرہ کرنے اور ذخیرہ کرنے اور ان کی فروخت کے درمیان وقت کا وقفہ ہوتا ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے فرم پر جو واحد ذمہ داری عائد کی گئی تھی وہ تھی سامان کا نگران یا بیلی ہونا، انہیں اچھی ترتیب میں رکھنا اور پہلے فریق کی ہدایت کے مطابق وزن کے بعد ان کی فراہمی۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بیلی کا معاوضہ روپے کی شرح سے مقرر کیا گیا ہے۔ اسٹاک کی قیمت پر 1 فیصد منتقل یا اس کی تحویل سے لے لیا گیا؛ لیکن یہ صرف گوداموں کے کرایے سمیت معاوضے کے تعین کے لیے معاہدے کے ذریعے اپنائے گئے طریقے یا طریقہ کار کو ظاہر کرتا ہے؛ یہ ممکنہ طور پر اشیا کی فروخت کے ساتھ معاہدے کے تعلق کو بالواسطہ طور پر بھی ظاہر نہیں کر سکتا۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے اناج کی کاشت کرنے والے کاشتکاروں سے اناج کی خریداری کے لیے یا خریداری کے بعد گوداموں تک

پہنچانے کے لیے کیا گیا معاہدہ سامان کی فروخت یا فراہمی کے معاہدے ہیں؟ اشیا کی خریداری اور ان کی نقل وحمل بلاشبہ انہیں فروخت کرنے یا ان کی فراہمی کی اسکیم پر عمل درآمد کے لیے تیاری ہے، اور پھر بھی یہ ماننا مشکل ہوگا کہ ریاستی حکومت کے ذریعے کاشتکاروں یا ٹرانسپورٹ ایجنسی کے ساتھ کیے گئے معاہدے اشیا کی فروخت کا معاہدہ ہیں۔ ہم نے اس معاہدے کی مادی شرائط پر غور سے غور کیا ہے، اور ریکارڈ کے مطابق ہم ہائی کورٹ کے اس نتیجے کو قبول کرنے سے قاصر ہیں کہ ضمانت کا معاہدہ جس نے بیلی پر اپنے گودام میں اناج کو ذخیرہ کرنے اور ذخیرہ کرنے کی ذمہ داری عائد کی تھی، اسے اناج کی فروخت کی خدمت کے مقصد کے لیے معاہدہ کہا جاسکتا ہے جو ریاستی حکومت نے دفعہ 7 (ڈی) کے معنی میں کیا تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ کے سامنے اپیل گزار کی طرف سے اس بات سے اختلاف نہیں کیا گیا تھا کہ جس خدمت کی کارکردگی ریاستی حکومت نے انجام دی تھی وہ ریاست بہار کے لوگوں کو اناج کی فراہمی پر مشتمل تھی۔ اور ہائی کورٹ نے سوچا کہ اس رعایت سے یہ لامحالہ ہوا کہ فرم کا حصہ تھا اور وہ حکومت بہار کی طرف سے کی گئی خدمت کی کارکردگی کے معاہدے میں دلچسپی رکھتی تھی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی رعایت لامحالہ یا لازمی طور پر ہائی کورٹ کے ذریعے اخذ کردہ نتیجے کی طرف نہیں لے جاتی ہے۔ اگر ریاستی حکومت کی طرف سے کی جانے والی خدمت اناج کی فراہمی میں سے ایک ہے تو یہ لازمی طور پر اس بات کی پیروی کیسے کرتا ہے کہ ایک معاہدہ جس کے ذریعے بیلی نے اناج کو ذخیرہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا وہ اناج کی فراہمی کا معاہدہ تھا؟ یہ تکنیکی لگ سکتا ہے، لیکن کسی قانونی شق سے نمٹنے میں جو کسی شہری پر نا اہلی عائد کرتی ہے، محض وسیع اور عمومی نظریہ اختیار کرنا اور فرق کے ضروری نکات کو اس بنیاد پر نظر انداز کرنا کہ وہ تکنیکی ہیں، غیر معقول ہوگا۔ تنگ سوال یہ ہے: اگر ریاستی حکومت کے تحت اناج کی فراہمی کا کام لیا جاتا ہے، تو کیا معاہدہ اناج کی فراہمی کا ہے؟ ہماری رائے میں، اس سوال کا جواب منفی ہونا چاہیے؛ اسی لیے ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے معاہدے کے اثر کو صحیح طریقے سے نہیں سمجھا جب اس نے قرار دیا کہ مذکورہ معاہدہ اپیل کنندہ کے معاملے کو دفعہ 7 (ڈی) کی شرارت کے دائرے میں لاتا ہے۔

اپنے نتیجے پر پہنچتے ہوئے ہائی کورٹ نے سوچا کہ اس کے نقطہ نظر کی حمایت

این۔ستیہ ناتھن بنام کے۔سبرامنیم (1) میں اس عدالت کے فیصلے سے ہوتی ہے۔اس صورت میں اپیل کنندہ جو ایک ٹھیکیدار تھا، نے مرکزی حکومت کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا جس کے تحت اس نے گورنر جنرل کے ساتھ معاہدے میں متعین مدت کے لیے تمام پوسٹل اشیاء کی نقل وحمل اور ترسیل کے لیے موٹر وہیکل سروس کی فراہمی کے لیے معاہدہ کرنے کی پیشکش کی تھی، اور گورنر جنرل نے پیشکش قبول کر لی تھی۔اسی کے لیے غور کے طور پر حکومت نے ٹھیکیدار کو ایک لاکھ روپے ادا کرنے پر اتفاق کیا تھا۔معاہدے کے برقرار رہنے کے دوران 200 روپے ماہانہ "اس کی طرف سے پیش کی جانے والی خدمت کے معاوضے کے طور پر"۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس معاہدے پر اس عدالت کے سامنے دو سوالات اٹھائے گئے تھے۔پہلے یہ زور دیا گیا کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مرکزی حکومت نے ایکٹ کی دفعہ 7 (ڈی) کے معنی میں کوئی خدمت شروع کی تھی جب اس نے ٹھیکیدار کے ذریعے میل بیگ اور ڈاک کے سامان کی نقل وحمل کے انتظامات کیے تھے۔اس دلیل کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ اگرچہ حکومت ایک خود مختار ریاست کی حیثیت سے پوسٹل میل سروس کی فراہمی کے لیے اپنے فرائض کی انجام دہی کی پابند نہیں تھی، لیکن حقیقت میں اس نے عوام کی سہولت کے لیے انڈین پوسٹ آفس ایکٹ کے تحت ایسا کرنے کا عہد کیا تھا۔"جے سنہا نے مشاہدہ کیا، جیسا کہ وہ اس وقت تھے، "یہ نہیں کہا جا سکتا کہ محکمہ ڈاک بہت مفید خدمات فراہم کر رہا ہے، اور یہ کہ اپیل کنندہ نے حکومت کے ساتھ اپنے معاہدے کے ذریعے ایک مخصوص راستے پر اس قسم کی خدمات فراہم کرنے کا کام کیا ہے"؛ اور انہوں نے مزید کہا، "موجودہ معاملہ ایکٹ کی دفعہ 7 (ڈی) کے تحت زیر غور معاہدے کی براہ راست مثال ہے" یہ سیدھی سی مثال، ہماری رائے میں، واضح طور پر ان معاہدوں کی کلاس اور قسم کو سامنے لاتی ہے جو ایکٹ کی دفعہ 7 (ڈی) کے تحت آتے ہیں۔حکومت کو ایک مخصوص خدمت یا مخصوص خدمات فراہم کرنے کا عہد کرنا چاہیے اور معاہدہ مذکورہ خدمت یا خدمات کی فراہمی کے لیے ہونا چاہیے۔این ستیہ ناتھن (1) کے معاملے میں معاہدہ بالکل یہی کرنا چاہتا تھا۔یہ دیکھنا مشکل ہے کہ اس معاملے کو ہائی کورٹ کے اس نتیجے کی تائید کرنے کے لیے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ سامان کو ذخیرہ کرنے اور ذخیرہ کرنے کا معاہدہ اس جگہ کے رہائشیوں کو سامان کی فراہمی اور فروخت کی خدمت فراہم کرنے کا معاہدہ ہے۔

اس سلسلے میں جواب دہندگان کی طرف سے مسٹر جھا نے وی وی راما سوامی کے الیکشن ٹریبونل، ترونیل ویلی (1) میں مدراس ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ اس معاملے میں عدالت کا تعلق چار معاہدوں سے تھا جن کے ذریعے معاہدہ کرنے والا فریق " حکومت مدراس سے تعلق رکھنے والے ریز رو اناج کے ذخیرے کو برقرار رکھنے، اسے محفوظ طریقے سے ذخیرہ کرنے اور حکومت کی ہدایات کے مطابق اسے ٹھکانے لگانے پر راضی ہوا" دوسرے لفظوں میں، یہ نہ صرف اناج کے ذخیرے اور ذخیرہ کرنے کا معاہدہ تھا بلکہ اسے ٹھکانے لگانے کا بھی معاہدہ تھا، اور اس کا فطری مطلب یہ تھا کہ معاہدہ اس خدمت کے لیے تھا جو ریاستی حکومت نے انجام دینے کے لیے کیا تھا۔ یہ فیصلہ موجودہ اپیل میں مدعا علیہان کی مدد نہیں کر سکتا۔

نتیجے میں ہم یہ مانتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے ٹریبونل کے اس نتیجے کو پلٹنا جائز نہیں تھا کہ زیر بحث معاہدہ ایکٹ کی دفعہ 7 (ڈی) کی دفعات کو راغب نہیں کرتا تھا۔ لہذا، اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے اور ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔ ہم آخر کار معاملے کو نمٹ نہیں سکتے، کیونکہ ایک سوال پر ابھی غور کیا جانا باقی ہے، اور وہ یہ ہے کہ آیا یہ نتیجہ کہ اپیل کنندہ کا کاغذات نامزدگی نامناسب طور پر مسترد کر دیا گیا تھا، اس فیصلے کا باعث بنے گا کہ نہ صرف مدعا علیہ 1 بلکہ مدعا علیہ 2 کا انتخاب بھی کالعدم قرار دیا جائے۔ الیکشن ٹریبونل نے پورے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا ہے، اور ہائی کورٹ میں دائر اپنی اپنی اپیلوں میں دونوں مدعا علیہان نے اس نتیجے کی درستگی کو چیلنج کیا ہے۔ تاہم، ہائی کورٹ نے سوچا کہ چونکہ اس کی رائے میں اپیل کنندہ کا کاغذات نامزدگی مناسب طریقے سے مسترد کر دیا گیا ہے، اس لیے دوسرے نکتے سے نمٹنا غیر ضروری ہے۔ اس نکتے پر اب ہائی کورٹ کو غور کرنا ہوگا۔ لہذا ہم ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیں گے اور کارروائی کو اس کے پاس بھیج دیں گے تاکہ وہ دوسرے سوال سے نمٹ سکے اور اپیلوں کو قانون کے مطابق تیزی سے نمٹا سکے۔ اس کیس کے حالات میں ہم ہدایت دیتے ہیں کہ فریقین کو اس عدالت میں اپنے اخراجات خود برداشت کرنے چاہئیں۔ ہائی کورٹ میں اخراجات اس کے سامنے اپیل میں اخراجات ہوں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and integrity of this document